

٢٢ رمضان المبارك ١٣٨٧  
مطابق ٢٥ ديسمبر ١٩٦٧

بیت فی پر جه ۳۰ ند پس  
جنده سالانه سات رو پنے

**الجیلی = عبد محمد شدادی**  
**معین = سید عظیمی ندوی**

八

]] gd - No. L 193

**TAMEER-E-HAYAT**  
(FORTNIGHTLY)  
DARULULoom NADWATULULAMA LUCKNOW (INDIA)

دارالعلوم بکفرنونه العلیاء کما ہے سارے کمر وہ نصاب پڑھ

الله اعلم

لار مولانا ابوالحسن علی بن نبی  
ہر کتاب میں اسلامی تائیق، نامور اسلامی شخصیتوں، ہجت و تاثر کی اسلامی تائیق اور  
اکیل، غیر اکیل، عراق ایساق، اسلام اور ہندوستان کی تائیق کا خلاصہ، شہرو ری  
تمدن و اصلاحات، عالم اور ضروری مسائل آنکے ہیں، اسکی کوششیں لی  
گئی ہیں۔ اسکی سبقت میں جمع ہستے خالی تدوین اور دعوے کی ایجاد تجویز یا احیقت کی ہدف رکھی ہی  
کیا ہے۔ اسکی سبقت میں جمع ہستے خالی تدوین اور دعوے کی ایجاد تجویز یا احیقت کی ہدف رکھی ہی  
کیا ہے۔ اسکی سبقت میں جمع ہستے خالی تدوین اور دعوے کی ایجاد تجویز یا احیقت کی ہدف رکھی ہی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بے جائے ملکوں کی کمی کے خلیفہ اُنیں اپنے حکایتیوں کو اسکا اعماقہ  
بھر لے اپنے سارے خواہیوں کا ایک سو سال تکین و میتوں کیسا تو مناسبت  
بھر کر کر رکھ دیتا ہے اسی ایسا ایک بھروسہ کیجیے کہ کوئی بھائی اپنے بیٹے  
کو اپنے بھائی کی بیوی کے ساتھ نہ کرے۔ اسی ایسا ایک بھروسہ کیسے کرے  
کہ اپنے بھائی کو اپنے بھائی کی بیوی کے ساتھ نہ کرے۔ اسی ایسا ایک بھروسہ  
کیسے کرے کہ اپنے بھائی کی بیوی کے ساتھ نہ کرے۔ اسی ایسا ایک بھروسہ کیسے کرے

مذکور است

اے سلسلہ پیغمبر اور نبیوں کی تعداد میں  
ایس کتاب میں صفت نے ان بیانات اخلاقیوں کا اختاب کیا ہے جیسا کہ میں نے  
کہا ہے اپنے دوست کی اخلاقی و اخلاقی تربیت کا کام بھی نہ کرے ایں اور اسلامی یہ باعث ہے  
کہ ایسے مسلمانوں کا ثابت ہے کہ میں، میرت ہمیں، ہماقی، سید، اور مستعد و مصطفیٰ میں از ارشد  
پر عالمی خرگشہ نہیں بلکہ کلیہ ہمیں زبان و ادب کے بھرپور نمائیں کرتے ہیں  
ذکر ہے کہ ساقوں شریودار اور ذکر چکر بھی شامل ہے، مدارس میں تعلیمی تعداد میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لار، مولانا اور مدرس اعلیٰ الحدیثی  
یہ کتاب بیچنے والی مدرسات میں احمد کے نسبت میں واحد کمیکڈی اور اپنے  
ذخیرہ کے لئے اس سرحت کا درج ایڈنٹیکل کوئی کتاب اس کا بہل جزیں  
اویسی دیں تکہ اس کا ختم ہے۔ مگر ایڈنٹیکل احمد کے مدد و مکتوب، مایسٹر  
فلاح رضا اور اس اور اس کی دوستی سے کامیاب گئی اور انہیں انصاب بے  
ذخیرہ کے لئے ایڈنٹیکل کی دوسری نسبت ہے

Cover printed at Nadwa Press, Lucknow.

چندہ  
سالانہ سات روپے  
شماہی چار روپے  
نی کاپی  
بیس

پندرہ روزہ  
لکھنؤ  
**لکھنؤ پرنسپل**  
شعبہ تعمیر و ترقی دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ  
۱۳۸۷ھ  
رمضان المبارک  
مطابق ۲۵ دسمبر ۱۹۶۶ء

شمارہ نمبر ۳  
بسم اللہ الرحمن الرحيم

جلد نمبر ۵

# ایک عارف پا لئد کی وفات

یا ایتہا النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیہ

سعید الاعظمی ندوی

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ زندگی کا بہترین صدقہ فیضیں اسلامی کاموں میں  
صرف ہوا، انھوں نے ابتدأ فرمائے آباقی وطن تجویز تاں زرب میں عظیمہ دعویٰ میں  
قیام فرمکر دش دید ایت کی شرح روشن کی اور وہ گم کردہ مساویں کو روشنی کیتے  
رہے اور عرفت و سلوک کے طالب علموں کی بیانیں بھجاتے رہے، اپنے ایک عرصہ  
تکمیل آپ کے گور کچھ پر میں قیام فرمائی اور اب ایک عرصہ سے الگ باد کو اپنا مستقر ترینی  
تھا جس کی کوششوں سے ایک بیچی خانقاہ اور ایک درس قائم ہوا، اسی کے  
ساتھ ایک جائز بمحض تحریر کرائی، مجدد اور خانقاہ کے مدیناں ایک سویں تھے اور  
جو شاہ صاحب علیہ الرحمۃ سے فیض حاصل کرنے والے ہر طالب علم کی تربیت کا وحی۔

ادھر چند سال سے محنت کی خرابی کے باعث مخالفوں کے مشربہ اور ایں

بھی کے شدید اصرار پر آپ نے بخوبیہ کیا اب وہ ایک بھی بھیجے

پر بخوبی اور مشکوں پر ٹھہریں شاہ صاحب کے مفتر قیام کا تختہ بھی جو اکدہ بہا کے ہر دو ب

سالانوں کو دیتا کی تیج بخوبی عطا ہوئی، اور کابودست کی روشنی یعنی زندگی کا درجے کا

بین طاں ایک بڑی قدر میں لاؤں کی جو نسلی دل ضل شرک و بدعت کیا کیوں

میں پہنچتے چلے آ رہے تھے، شاہ صاحب کے باتوں پر محبت ہوئی اور ان کیا جگہ اسلام

تبلیغ کرنے اور اس پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا ہوا، اس طرح بیکھریں ہے خلیمہ شرک کا دینی

بتدیل ہو گئی اور وہاں پر طرف شاہ صاحب کے منصب کی مریضی کا ملک

ہل بھی کی خواہش اور کوششوں کے مدرسیں اس سال بھی بیت اللہ کا

فرمایا اور رمضان و رمضانی مدرسیں گزارنے کے خیال سے سب سے پہلے جائزے

ہندوستان کو بہشت سے یہ فخر حاصل رہا ہے کہ یہاں کی زرخیز ملتی  
بڑے بڑے علماء و ملکوں کی پیدائش، اس کے زمین و آسان نے پر فوجی برائی علمی  
اور روحي سلطنتوں کا ممتازہ کیا، تاریخ کے ہر دور میں ایسے عارفین  
اور اہل ارشاد پائیے گئے جنہوں نے اصلاح و تربیت کا بیڑا لٹھایا اور ہزاروں  
نیوگوں میں ایک بادیت کا سبب بنتے، ایسے ایسے لوگ جن کا ارتکبتہ زندگی سے  
ذوق طبع ہو چکا تھا اور وہ فضالت و گرامی کی تاریخیوں میں بیٹھ کر رہے تھے  
ان کو زندگی کی حقیقت سے آشنا کیا، اور ایمان و تعلیم کی روشنی سے ان کے لئے  
کو برپا یا حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان میں اسلام کے تحفظ و بقایہ اور اس کے پہنچے

پھولتے کا یہت بڑا ذریعہ یہ بزرگان دین ہی تھے، انہیں کے اخلاص و تلمیث

کی بددلت بڑے بڑے طلبی و اصلاحی هر کمزیر یہاں قائم ہوتے اور انہیں کی کوششوں

کا لامڑہ ہے کہ آئت بھی ہندوستان کے گونتے گوئے ہیں دین کی شرح روشن ہے۔

او، اتحی بڑی خداد میں مسلمان موجود ہیں۔

پس اس کا وفت ہم خانقاہ مقامہ بھوں کے تربیت یافتہ بزرگ حضرت مولانا

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ کر رہے ہیں جو حضرت خانقاہی کے اکابر خلیفہ اور

ان کے بہت محضوں اور فرمبی اجازت یافتہ بزرگوں میں سے تھے اور جنہوں نے

میں محسنوں میں اپنے مرشد کی قائم مقامی اور ان کی جانشینی کا ختنہ دیا ہے جن کی مسلمانی

کوششوں سے ہزاروں بزرگان خدا کو ہدایت نصیب ہوئی اور جن کی علمی اور حادی

نیومن سے امت کو سیراب ہونے کا موقع طلا اور اخلاقی و تقویٰ کا باذرا گرم ہے۔

# رمضان مبارک

ما خود از کتاب

فِصْنَانِ رَمَضَانَ

حضرت مولانا حاج محمد رکریا صاحب شیخ اکدست منظہ ہرالعلوم سے بارہ بیوی (یوپی)

رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو حضور  
نے فرمایا کہ تمہارے ادپر ایک مہینہ آیا  
ہے جس میں ایک رات ہے جو ہزار  
مہینوں سے افضل ہے جو شخص از  
رات سے محروم ہاگو یا سادگی، می  
خیر سے محروم رہ گیا اور اس کی  
سبلائی سے محروم ہیس رہتا مگر وہ  
شخص جو حقیقتاً محروم نہیں ہے۔

حضرت علی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے  
کہ خود اللہ تنانز اور اس کے فرشتے سحری  
کھانے والوں پر رحمت نازل فریاتے ہیں۔

---

حضرت علی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بہت سے  
روزہ رکھنے والے ایسے ہیں کہ ان کو  
روزہ کے ثمرات میں بجز بھوکا رہتے  
کہ کچھ بھی حاصل نہیں اور بہت سے

فربیب ارتاد فرمایا کہ رمذان کا  
یہ آگی ہے جو بڑی برکت والا ہے  
ت تعالیٰ شانہ اس میں نہیاری طرف  
تو ہم ہوتے ہیں اور اپنی رحمت  
صہ نازل فرماتے ہیں، خطاؤں کو  
کاف فرماتے ہیں، دعا کو قبول کرنے  
ہمارے تنافس کو دیکھتے ہیں اور ملائکہ  
فخر کرتے ہیں لیکن ایسا کو اپنی نیکی

نے بھرہ لئے ہیں کا ایک  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
کے قریب آجائو، بم لوگ  
جب حضور نے منبر سے  
ید پر قدم مبارک رکھا تو  
جب دوسرا پر قدم  
فرمایا آئیں، جب تیسرا  
تو پھر فرمایا آئیں یہ

بھی سریم مصلی انڈا علیہ وسلم کا ارتداء  
ہے کہ شب قدر میں حضرت جبریلؐ  
ملائک کو ایک جماعت کے ساتھ آتے  
وہ شخص سے ملا کر

حضرت کا ارشاد ہے کہ روزہ آدنی  
کے انتہا پر بچھے

یہ بھی اسٹرک رحمت سے محروم  
جاء۔

یا کہ ہم نے آج آپ سے  
معتھ ہوتے) ایسی بات سنی  
نہیں سنی تھی۔ آپ نے ارشاد  
کیا جسکا علاوہ اس سے

یا بیشتر اشد کا ذکر کر دیا ہے اور جمادات  
میں مشتمل ہے دعائے رحمت کرتے ہیں  
اور حب خدا الفطر کا دن پوتا ہے تو  
رحمت اعلیٰ حمادت از ائمہ فاطمیین

چار ڈالے۔

میسان المیار کی ہر شب دروزیں  
کے بیان سے (جہنم کے) قیدی چھوٹے  
تے ایس اور ہر مسلمان کے لئے ہر شب  
کا اک دعا نامہ قسم ارسیتا ہے۔

رجب پہلے درجہ پر میں  
تو انہوں نے کہا ملک  
میں حس نے رمضان کل مبارک  
و سحر اس کو مخفی تر

کے سامنے بدوں ای عجیہ دست پر جھ  
غز ماتے ہیں (اسی لئے کوئی انخویں نہ  
آدمیوں پر عین کیا تھا) اور ان سے  
درست فرماتے ہیں کہ اسے فرشتہ

کے ایک دن بھی رمضان کے روزہ  
کو افطار کر دے، بغیر رمضان کا روزہ  
چاہے تمام عمر کے روزے رکھئے اس  
کا سدل نہیں ہو سکتا۔

حضرت علی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد  
کرتین آدمیوں کی دعاء دینیں ہوتی  
ہے مذکور کی افضلار کے وقت

کے کہا آئیں۔ پھر جب غیرے  
انواع خصوص نے کہا ملک ہو جو  
کے سامنے آپ کا ذکر مبارک  
و دشمن سمجھے، میں نے کہا آئیں

پوری کرنے کیا بدلتے ہے؟ وہ عرض  
کرتے ہیں کہ اے بھاری دمب اس  
کا بدلتی ہی ہے کہ اس کی اجرت پوری

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اساد  
ہے کہ جو شخص میلہ القدر میں ایمان کے  
ساتھ اور ثواب کی نیت سے زیارات

میرے عادیں بادشاہ فی دعا، یہ رے  
ملووم کی حسین کو افسر قبائلی شانہ بادشاہی سے  
پر اٹھا لیتے ہیں اور آسمان کے  
درازے اس کے نئے کھول دیتے

د وہ درد پر چڑھا تو اسکو  
د وہ شخص جس کے سامنے<sup>د</sup>  
د بیان میں سے کوئی ایک  
د اور یہ اس کو جنت

فرستو! میرے علماء نے اور  
پاندیوں نے میرے فرمانیہ کا پورا کر دیا  
پھر دعا کی ساتھ چلائتے ہوئے۔

گناہ مخالف کرد یئے جاتے ہیں۔

---

یاں اور ارس ہے میرے دین  
کی صردار مددگار گاگو، بکھری صلحت  
بکجھہ دیر ہو جائے۔

---

ت عبارہ کہتے ہیں کہ ایک  
اللہ علی وسلم نے میخان بنا کر

کرنے اور ان کو فو را فل سے افضل  
سمجھنے پر بہت زور دیتے تھے۔  
اسی طرح قرآن مجید کی تلاوت کی  
تعلیم بہت اپسیت سے دیتے ہیں اور  
فرماتے ہیں کہ کلام اللہ کی تلاوت کرنے  
کے کرنی چاہئے، تلاوت کیلئے اس کی  
خواہم بھی ضروری ہو ایسا ہیں بلکہ بلبا  
خواہم تلاوت بھی موجب قربِ الہی اور  
رفاقتِ خداوندی ہے اس سے بذریعہ  
کے ایمان کو تقویت پڑھنچتی ہے اور  
عمل کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور زندگی  
میں ان خلاص و تقویٰ کی روح بیدا  
ہوتی ہے۔

<p>حاف نہ کرتے۔</p> <p>ایک دفعہ کا دافہ ہے، ایک صاحب جو حضرت سے مریمیں سخنے جب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت نے بڑا کرامہ سنہ رایا اور ان کو بالکل اپنے فریب فرش پر سجھایا۔ جب بھی جاتے تو حضرت شاہ صاحب وہ جسی کاپور اسی طرح اکرام کا معاملہ ان کے ساتھ اسی طبقہ کا ایک دوست کو فرمایا کرتے تھے، بعض قربی محدثین کو اس بات پر ناگواری ہوتی، حضرت کو جب معلوم ہوا تو انہوں نے اس ناگواری کو خلاف سنت علیٰ قرار دے کر ان کا سینہ مو اخذہ کیا، اور ان کے نفس</p>	<p>عذرالله اور حبوبت کی دلیل ۴۔ حضرت شاہ صاحب نے اپنے مرشد حضرت حقانیؒ سے علم ظاہر و باطن کی جو ایامِ حاضر کی تحقیقی اس کو انتہائی امانتداری اور حق شناکی کے ساتھ ادا کیا اور اپنی پوری زندگی اور زندگی کا ہر لمحہ اسی حق کے اداکرنے میں صرف کیا۔ اس کا تمجید حقاً کار در و فریب ہر جگہ کے بوگ اس مرد حق آگاہ کے پاس جو حق در حق آئے اور اپنی اپنی عجولی بھر کر داں پی ہوئے کر ہی ایسے وحش ہوں گے جو اس آنکھ رشد و پدایت کی مشاہوں سے محروم کے لئے تفصیلی عنصری سے پرداز کر گئی۔</p>	<p>چہار میں سفر میں ہوا، شاہ صاحب حضرت علیؓ کے ساتھ مزیدین و متعفین اور قربی ہاؤگوں کا ایک قافلہ ساتھ تھا، ۲۲۱ نومبر ۱۹۶۷ء کو نظری جہاز بیسی کے ساحل سے، وانہ ہوا، لیکن شاہ صاحب کے جہاز پہنچنا اور سفان و مناک جس کی تھا کا پورا ہونا اس روقدستی میں اپنی کھا تھا، چنانچہ ۲۵ نومبر کی شب میں جب شاہ صاحب رات کو تجوید کی نماز سے فارغ ہو کر نماز غیر کے انتظار میں لیٹے تو روح ہمیشہ ہو کر نماز غیر کے انتظار میں لیٹے تو روح ہمیشہ کے لئے تفصیلی عنصری سے پرداز کر گئی۔</p>
---	--	---

حضرت شاہ صاحب مرف ایک  
مصلح اور سالک راہ طریقتی ہی نہیں تھے  
بلکہ وہ ایک زبردست عالم دین بھی تھے  
اور کتاب و سنت کے اصرار و نکات پر  
علمی اور تحقیقی نظر رکھتے تھے، ان کی  
بہت سی علمی اور تحقیقی تصنیفات اور  
کے علمی بلندی کی تابع ہیں ان کے  
عارفانہ معاشرین اور مجلسیں پھیل رہے  
طریقت کے سالکوں کو روشنی کھلتے  
رہیں گے، اور ان کا کعبی نہ تھم ہوا  
و ان فیض ہندوستان کے مسلمانوں  
کو اسلامی طرز زندگی اختیار کرنے  
پر ابھارتا رہے گا، وہ صحیح منذر  
میں ۔ ۱۸۱ اولیاء اللہ  
خوف علیہم و لا هُ  
یحزنوت، کی جیتنی جاگتی لفظ  
شاہ صاحب آج بھارے۔  
در میان نہیں ہیں لیکن ان کا غلطی  
اور ان کی اصلاحی کوششوں کا  
موجود ہے۔ ہم ان کے بنائے ہوئے  
اصول کی روشنی میں اپنی زندگی  
اسلامی زندگی اور اپنے ایمان  
پختہ ایمان بناء کھٹھے ہیں اور ہم  
چڑھتے ہیں جس سے ہم ان کا غلطی  
کر سکتے ہیں اور ان کی روح کو  
ارجعی ای ربوک را ہٹھے۔  
حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ  
کا علاج کرنے کے لئے حکم دیا کہ وہ بھرے  
مجس سب ان حاضر ہونے والے صاحب  
کا پاؤں دبائیں، چنانچہ اخنوں نے ایسا  
ہی کیا اور وہ بالکل صحیح ہو گئے۔  
اسی طرح کی اور بہت سی  
شاییں یہیں جو حضرت شاہ صاحب  
کی تربیت و اصلاح کے باب میں پیش  
آتی رہتی تھیں۔ اس سختی کا نتیجہ یہ تھا  
کہ آپ سے تعلق رکھنے والے یہ نہ ہوگے  
صحیح اسلامی زندگی کے حامل ہیں، اور  
وہ حضرات جو آپ سے قریب رہتے  
تھے اور جن کو آپ سے استفادہ کا  
زیادہ موقع ملا اور وہ غالباً ہر وہ باطن  
دونوں اعتبار سے ہمارے اور پرہنگار  
ہیں اور بڑے دیندار اور باغمل لوگ  
ہیں، کسی مرشد کی مرتبت کا اندازہ  
اس کے قریبی مریدوں اور متبیعین  
سے جتنا صحیح لکھایا جا سکتا ہے کسی  
اور بات سے نہیں، شاہ حمایہؒ  
بہت اچھی اور قابل تلقی ہے۔  
حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ  
نے اس بد عقیدگی کی سختی سے نزدیک  
فرماں کہ فرالغضیں میں حربہ ولاحت اور  
قرب خداوندی اس قدر زیبھی جائے  
جتنا ذائقہ اور کم درجہ کی عبادت میں،  
شاہ صاحب فرائعن کے خاص اہتمام  
روگے ہوں، اور وہیں اہمیتی  
کا ساتھ نہ دیا ہو۔

شاہ صاحب کا بنیادی طریقہ  
تربیت کتاب و سنت کی تعلیمات تھیں  
آپ کی کوئی مجلس ان تعلیمات کے ذکرے  
خالی نہ ہوتی، انبیاء سنت کی تشریعات  
او حصہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اندازگی  
کو نمودنے کا اس کی تعلیید پر ابھارنا  
آپ کا خام طرز تھا، صحابہ کرام آئمہ  
مجتہدین، اور علمائے اسلام کی اندازگی  
محمد و مام آپ کے پیش نظر ہوتی، اور  
اس زندگی کے خلاف آپ کی زندگی  
کا ایک لمبے بھی نگلزتا۔ آپ کی انتہائی  
کوشش ہوتی کہ ہر مرید اپنی زندگی کو  
صحیح اسلامی زندگی کے ساتھ میں چالے  
اوہ کتاب و سنت پر اس کا مکمل عمل ہو۔  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات  
طیبہ ہر وقت اس کی نظر وہ کوئی سامنے نہ ہو۔  
یہی وعده سختی کہ آپ درا ذرا  
سی باقتوں بر سخت موافقہ کرتے اور ہم گر  
کسی ایسے علی کو خداہ وہ کتنا ہی حقیر ہو  
برداشت نہیں کر سکتے تھے جس میں  
غلائن سنت ایک ذرہ کا سمجھی شامہ  
پر میں اوقات آپ کئی کئی دنوں  
اوکیجی کی جیسی چھٹتوں اور مہینوں تک  
موافقہ فرماتے اور جب تک پر یقین  
نہ کر لیتے کہ اب دوبارہ ایسی غلطی  
اں حربیت سے مادر نہ ہوگی۔ ہرگز

اس اچانک ساختہ سبقتہ دیرینہ  
جو سفر میں ساختہ تھے کس قدر صدمہ ہوا ہوگا  
اس کا انداز بچھ دیسی دل کر سکتے ہیں جو غر  
میں ساختہ تھے، لیکن ہندوستان میں جو نہیں  
یہ خبر پہنچی عام طور سے مسلمانوں کیلئے  
غیب صدمہ کا باعث ہی، بیٹی، ال آباد،  
اوہ ان تمام مقامات پر جہاں شاہ صاحب  
رحمۃ اللہ علیہ کے مستعدین اور تربیت یا فتح  
مریدین موجود تھے صفت مام، بچھ دیسی، لیکن  
الشہر کے حکم کے ساتھ کسی کے لئے کوئی چارہ  
کا برداشت، سب کی زبان پر، بخ دالم کے  
کھلات جاہی تھے اور دل فرد غمہ نہ ملے عالی  
بنطاہر یہ سانحہ ایک عظیم صدمہ ہے  
اور اسی طرح دران سفر میں دفات بیانا  
بڑا دردناک حادثہ حلوم ہوتا ہے لیکن  
الشہر تعالیٰ کی حکمت مصلحت اور مقصود  
بنو دل کے ساتھ اس کا خاص مبالغہ نہیں  
کی سمجھوتے بہریت، اس حادثہ میں مجملت  
اہمیتیں ہے کہ اسی تفروی نہیں کہ ہر شخص  
اس کو سمجھو گے۔  
ہماز کے قانون کے مطابق کسی بھی  
سفر کی لاش زیادہ دیر تک اولی نہیں جانتے  
بلکہ اسے غرہ سختہ کر دیا جاتا ہے، لیکن  
حضرت شاہ صاحب علیہ رحمۃ کے ساتھ  
یہ سختہ اسی معاامل کے لاش ہر دیر تک محفوظ  
رکھی جائی اور جائز مقدمہ سے تک اسے اہمیتی  
خوت، اگر اسکے ساتھ پوچا جائے جا شہر  
اہمیتی کی کہت ہے اور ان کی ملینوں بیت

دنیا میں جہاں ہی نہیں تہذیب حیصلائی  
ہے اور انسانیت کو سفع نہیں کیا  
مختتم بنالپ، ہماری انفرادی اجتماعی  
او روکومنی نہندگی «آئین ماست سیدنا  
جو آئینہ داشتن» کی مقصداً قریبی  
ہے۔ یہ باتیں بھم اپنی زبان سے  
نہیں تاریخ و تہذیب کی زبان سے  
کہہ ہے یہی جن کی نشانہ دنیس حیصلائی  
نہیں جا سکتیں تا و تسلیک تاریخ  
و تہذیب کی عالم آشکارا و مرسل  
نشانیوں سے مفہوم خیز تحریر پوکھر فروہ  
سے چھپانے یا دوک دینے کی طرح  
کوشش نہ کی جائے۔

تہذیب میں ملکیا  
کہ جو اپنا کام پورا  
کرتے ہیں کہ جو اس  
اس کا بدال بھی  
کی پوری اپوری دیدی  
کیا ارتقاء فرماتے  
یہ تمہیں گواہ بنانا  
و مرضان کے روپ  
میں اپنی رضا اور  
ادب بندوں سے خطاب  
کر کے اے میرے  
میری عزت کی  
اللہ تعالیٰ آج کے

کھولتے ہیں جن کو شریق ہے حزب  
تک پھلا دیتے ہیں پھر حضرت جبریل  
فرستوں کو تعاون فرماتے ہیں کہ جو  
مسلمان آج کی رات میں کھڑا ہو یا  
بٹھیا ہو، تماز پڑھ دیا ہو یا ذکر کر دیا  
ہو اس کو سلام کر دیں اور مرحوم کر دیں  
اور ان کی دعاؤں پر امین کہیں۔ صبح  
تک یہی خاتم رہتی ہے، جب تک مجاہد  
تو جبریلؐ آواز دیتے ہیں کہ اے فرستوں  
کی جماعت اب کوت پردا اور حلقو فرشتے  
حضرت جبریل علیہ السلام پوچھتے ہیں  
کہ اللہ تعالیٰ نے احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی  
امت کے مومنوں کی حاجتوں اور فقرتوں  
کی امت کے لئے رائج، کھول دیتے  
گئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مزایا  
کر حق تعالیٰ ننان، رعنوان سے فرمایا  
ہے یہی کہ جنت کے درود از کھوں  
دے اور مالکِ جہنم کے دار و خدہ سے  
فرما دیتے ہیں احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی  
امت کے روزہ دار دل پر جہنم کے دلنے  
بند کر دے اور جبریلؐ کو حکم مٹاتے کہ زمین  
پر جادہ اور کرشم شاطین کو قید کر دے اور  
گھل میں طوق ڈال کر دریا میں پھینک دو کہ  
میرے مجروب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی  
امت کے روزوں کو خراب نہ کریں

جیسے میں مجھ سے اپنی  
جو سوال کر دے گے  
بیان کے بارے میں  
بیماری مصلحت پر قدر  
کی قسم کر جب تک  
میں تمہاری خیرتیوں  
لکھا (اور ان کو چھپا)۔  
کی قسم اور میرے  
میں مجرم ہوں (اوکارزیں)  
سیست نکر دیں گے۔ میں

بے گوردن کو لوٹ جاؤ نہ تھے  
یا تم سے رہنے کا ہبھاگی اسی فرجت  
بچ کر جو اس احت کو  
بے خوشیاں ملائے  
تھے جس۔  
اندا منصور

ب اور تعلیم

لقاء دو نیم سکه ای و تعا

اسیک دن میں اور امریکے یہیں  
اور جب رات شب قدر ہوتی ہے۔  
تو حق تعالیٰ شانہ، حضرت جبریلؑ کو حکم  
فرماتے ہیں، وہ فرشتوں کے ایک بڑے نکر  
کے ساتھ زمین پر ازتے ہیں، ان کے ساتھ  
ایک بزرگ تھا ہوتا ہے جس کو کبھی کے  
اوپر کھڑا کرتے ہیں اور حضرت جبریلؑ  
علیٰ اصلوٰۃ والسلام کے سو بازوں میں جس  
میں سے روپا زد کو صفت اسی رات میں

ابن عباس کی آنکھوں سے انسو بیٹھ  
گلے کر حعنور فرماتے تھے کہ جو  
شخص اپنے جاتی کے کسی کام میں  
چلے پھرے اور کوشش کرے اسی کے  
لئے ... وہ برس کے اعتکاف سے  
انضل ہے اور جو شخص ایک دن کا  
اعتکاف بھی افسر کی رفتار کے اس طے  
کرتا ہے تو حتی تعالیٰ شاد، اس کے  
اور جہنم کے درمیان تین خند قیس  
آڑ فرمادیتے یہی جن کی مسافت  
آسمان اور زمین کی درمیان مسافت  
سے بھی زیادہ چوڑی ہے (اور جب  
ایک دن کے اعتکاف کی یہ فضیلت  
سے تو وہ برس کے اعتکاف کی

وہ آخر عشرہ کا بھی اختلاف کریں،  
محبے پیرات دھنلا دی گئی تھی، پچھے  
جلا دی گئی (اس کی علامت یہ ہے  
کہ میں نے اپنے آپ کو اس رات کے  
بعد کی صبح میں کچھر میں سجدہ کرتے دیکھ  
لہذا اب اس کو آخر عشرہ کی طاق اٹھ  
میں تلاش کر درادی کہتے ہیں کہ اس رات  
میں بارش ہوئی احمد مسجد پھرپر کی تھی  
وہ پسکی اور میں نے اپنی آنکھوں سے  
بنی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر  
پہنچھر کا اثر اکیس<sup>۳</sup> کی طرف کو دیکھا۔

---

بنی کرم سے اللہ علیہ وسلم کا اثر  
کے معنیکی دلخواہ سے محفوظ تھا تھا

علامتوں کے یہ ہے کہ وہ رات کھلی  
ہوئی پھردار ہوتی ہے، همان خان  
نزیادہ گرم نزیادہ سفید ہے،  
بلکہ مستدل گویا کہ اس میں (انوار کی  
کثرت کی وجہ سے) چاند کھنلا ہوا  
ہے اس رات میں صبح تک آسمان کے  
تارے شیاطین کو نہیں مارے جائے  
نیزان کی علامتوں میں سے یہ بھی ہے  
کہ اس کے بعد کی بیج کو آتاب بنیزیر  
شان کے طلوع ہوتا ہے ایسا بالکل  
ہموار ٹکیہ کا طرح ہوتا ہے جیسا کہ  
چودھوی رات کا چاند۔ اللہ جل  
شان، نے اس دن کے آفتاب کے طلوع  
و تاریخ کے مطابق اسی رات

(عیدگاہ کی طرف) نکلا ہیں، میری  
عزت کی تیم میرے جلال کی قسم میری  
بخشش کی قسم میرے علوشان کی قسم  
میرے بلندی مرجہ کی قسم میں ان لوگوں  
کی دعا ہڑہ رکروں گا، پھر ان لوگوں  
کو خطاب فرمایا کہ ارشاد ہوتا ہے کجاو  
تمہارے گناہ عماں کردیتے ہیں اور  
تمہاری برایوں کو نیکیوں سے بدال  
دیا ہے پس یہ لوگ عیدگاہ سے ایسے  
حال میں ہوتے ہیں کہ ان کے گناہ  
سماں پہنچتے ہوتے ہیں۔

---

حضرت عالیہ بنی کرم صلی اللہ علیہ وسلم

ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ انھوں

عیار دلم سے نقل فرماتی پس کر لیلہ اللہ  
کو رعنان کے آخر عزره کی طاق اڑتا  
میں تلاش کیا کرد۔

<p>حضرت عبادہ کئے ہیں کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے باہسر تشریف نہیں کیا۔</p>
<p>حضرت عباسؑ ایک مرتبہ مسجد بنوی علی صاحبِ الصلوٰۃ وسلام میں مستکفت تھے آپکے پاس ایک شخص آیا اور سلام کر کے رچپ چاپ مبھینگا</p>
<p>حضرت ابن عباسؑ نے اس سے فرمایا کہ میں کہیں غمزدہ اور پریشان دیکھ رہا ہوں کیا بات ہے، اس کا کام رسول کے چچا کے بیٹے، میں بیٹکیریاں ہوں کہ فلاں کا محمد برحت ہے اور بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبراطہ کی طرف</p>
<p>حضرت عائشہؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ببا۔ رسول اللہ اگر مجھے شبِ قدر کا پتہ چل جاوے تو کیا دعا مانگوں۔؟ حضورؐ نے اللہ حرمے آخر کی دعا بتلائی، جس کا ترجمہ ہے۔ اے ائمہ تو بیٹک معاف کرنے والا ہے اور پسند کرتا ہے معاف کرنے کو، لیس معاف مزدادے صحیح سے صحی</p>

اور پانچویی رات میں تلاشی کر دے۔ ابو سید خدری کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے کہاک اس قبر والے کی عزیز انتارہ کر کے کہاک اس قبر والے کی عزیز

حضرت عبادہؓ رضی اللہ تعالیٰ عز عن نے بنی کریم مسٹے اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے باہر میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کے آخر عزتہ کی طلاق را توں میں ہے۔

۲۱-۲۳-۲۵-۲۶-۲۹-۳۰ یا رخا

کی آخر رات میں جو شخص ایمان کے ساتھ خواب کی نیت سے اس رات میں عیاد کرے اس کے بعد ملبوس گناہ صحاف ہو جائے پس اس رات کی ختمی میں احتکاف فرمائے جائے۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں کے پہلے عزتہ میں احتکاف فرمایا اور پھر دوسرے عزتہ میں بھی پھر تکی خیمہ سے جیسا میں احتکاف فرمائے تھے باہر سرکال کراشاد فرمایا کہ میں نہ پہلے عزتہ کا احتکاف شب قدر کی تھا فاصلہ در اہتمام کی وجہ سے کیا تھا پھر اسی کی وجہ سے دوسرے عزتہ میں کیا۔ پھر مجھے کیستلانے دائے (یعنی فرشتہ) نہ بتلا بات وہ دات آخیر عزتہ میں ہے، لہذا جو لوگ نیز ساتھ احتکاف کر دے ہیں

کبھی نہیں سنی، پس خوشنام اکھوں وال جوریں اپنے مکانوں نے مکمل کر جنت کے پالا غاؤں کے درمیان کھڑے ہو کر آزاد بیتی ہیں کہ کوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہم میں سے منگنی کرنے والا تاکہ جتنی شانہ اس کو ہم سے جوڑ دیں، پھر وہی جوری جنت کے دار وغ رہوان سے پوچھتی ہیں کہ یہی رات ہے وہ بیک کہہ کر جواب دیتے ہیں کہ رمضان البارک کی پہلی رات ہے جنت کے دوازے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم میں اس حق کے ادراک نے پر قادر نہیں، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اچھا کیا میں تیرتی می اس سے سفارش کروں اس نے عرض کیا کہ جیسے آپ مناسب کبھیں۔ ابن عباسؓ یہ سن کر ہوتا ہیں کہ مسجد سے باہر تشریف لائے، اس شخص نے عرض کیا کہ آپ اپنا احتکاف جوں گئے، فرمایا جوں لاہور نہیں ہوں بلکہ میں نے اس قبرہ اے (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ناہے اور ابھی زمانہ کچھ زیادہ نہیں گزرا (پس لفظ کھینچتے ہوئے)۔

# زکوہ فضیلت ہو اسکی تائید

ما خواز "علم الفقاہ" حضرت مولانا عبدالشکور صاحب ح نور اللہ مرتدہ

<p>زکوٰۃ کے معنی لخت میں طہارت او بُرکت لور بڑھنے کے ویس اور صلاح شریعت میں اپنے ماں کی مقدار معین کے اس جزو کا جس کو شریعت نے مقرر کر دیا ہے کسی مسجح کو مالک بنا دینا چونکہ اس فعل سے باقی ماں پاک ہو جاتا ہے اور اس میں حق تعالیٰ کی طرف سے برک عطا ہوتی ہے اور اس ماں کی دنیا میں بھی ترقی ہوتی ہے اور آنحضرت میں اللہ پاک اس کا درس ہوا بلکہ اس سے بھی زیادہ ثواب عطا فرماتا ہے اس لئے اس کا نام زکوٰۃ رکھا گیا ہے۔</p>
<p>زکوٰۃ کے معنی لخت میں طہارت او بُرکت لور بڑھنے کے ویس اور صلاح شریعت میں اپنے ماں کی مقدار معین کے اس جزو کا جس کو شریعت نے مقرر کر دیا ہے کسی مسجح کو مالک بنا دینا چونکہ اس فعل سے باقی ماں پاک ہو جاتا ہے اور اس میں حق تعالیٰ کی طرف سے برک عطا ہوتی ہے اور اس ماں کی دنیا میں بھی ترقی ہوتی ہے اور آنحضرت میں اللہ پاک اس کا درس ہوا بلکہ اس سے بھی زیادہ ثواب عطا فرماتا ہے اس لئے اس کا نام زکوٰۃ رکھا گیا ہے۔</p>

<p>کعبہ فی حرم و میں بوب علیھا فی ہیں ، میں نے پوچھا کہ وہ کون ہے ارشاد ہوا کہ ہم کے پاس مال ن ہو ، مگر ہاں جو اس مال کو آگئے بیکھے سے اور دامن سے اور بای میں اٹھ دی کی راہ میں خرچ کریں اور ا کہا ۔</p>	<p>آئیتوں یعنی زکاۃ کا ذکر ہے ہم نے وہ بے پیار لکھ دی جیس بلکہ ابھی بہت میں آئیں باقی ہیں جن کو ہم نے خول کئے سب سے نہیں ذکر کیا ۔</p>	<p>والذین يَكْتُبُونَ الذهب والفضة ولا يُنْفِعُونَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَبَشِّرُهُمْ بِعِدِ ابْلِيمٍ يَوْمٍ يَجْلِي عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتَكُونُ عَلَيْهَا جِبَاهُهُمْ وَ</p>	<p>ابنیا کی امتیوں پر فرم من یعنی ہاں اس اس کی مقدار اور اس مال کی تعداد میں جس پر ذکر کوہ فرض ہو ضرور احتلاف ہے اور یہ بھی یقینی ہے کہ اسلام میں اس کے متعلق بہت آسان احکام میں انگلی امتنوں پر اتفاقی آسانی یعنی ۔</p>
---	--	---	--

۱۰

<p>بَنِي قَطْلَةِ الْمُدْعَى عَلَيْهِ دَمُكُمْ فَرِمَايَا كَرِجِسْ كُو اشْدَرِ مَالِ دَمَتْ اَدَرِ كَلِي زَكَاهَةَ نَهَدَے نَذَاسِ اَكَا مَالِ تَسْكَلِ كَعَدْ دَنِ اَسِسَكَ لَتَسْمَاتِكَ لَتَسْكَلِ ظَاهِرَ كِبَا جَائِسَكَ اَكَا وَهَ اَسِسَكَ دَوْدَا كَوَا پَسْنَهْ دَزِ بِسِسَ لَيْكَا بِجِنْيِ اَسِسَا كَگَا اَورَ كَهْ كَا كَمِسِسِتِرَ اَمَالِ ہَوْ اَپَنَے اَسِسَتِ کَتِلَادَتِ فَرِ وَلَا يَحْسِنَ الْذَّادِينَ سِخْلَ اَلَّا تَتَدَدَ (صَحْحَ بِخَارِي)</p> <p>اَكِيْكِ مِرْتَجِيْبِيْنِيْ بَلِيْلِيْ اللَّهِ نَهْ دَوْعَرَنَوْنَكَهْ بَاهْنَدِيْبِيْنِيْ</p>	<p>(۱۱) بَنِي قَطْلَةِ الْمُدْعَى عَلَيْهِ دَمُكُمْ مَهْرُوْبِي هَنْ كَرِآپَنَے فَرِمَايَا كَرِجِسْ کُو اَغْرِيْبِيْ پَيْکِ اَشْدَرِ پَهْرَدِ کَعَدْ بَرَابِرَ سُونَا ہَوْنَوْ جَمِدِ کَوْ بِيْجِيْ اَچِا مَعْلُومَهْ دَوْکَا كَرِتِیْنِ دَنِ بِسِسِي دَنْگِرَنَے پَاسَنَے كَرِدَه سَبْ خَرِچِ بِوْجَعَهْ اَدَرِ بِيْرَنَے پَاسَ کَچِو بِسِسِي نَرَه جَاتَهْ (صَحْحَ بِخَارِي)</p> <p>حَسْنَتِ (بَوْهِرَهِ رَبِيْنِيْ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ) رَأَوْسِيْ بِسِسِي كَهْ بَنِي قَطْلَةِ الْمُدْعَى عَلَيْهِ دَمُكُمْ نَهْ فَرِمَايَا بَهْرَمَسْ كَوْ دَوْ فَرِشَتَهْ آسَهَانِ سَهْ اَتَرَتَهْ بِسِسِي، اَكِيْكِ بَهْ دَعَاكِرَتَهْ کَهْ اَسِسَ الشَّرِكِيْنِيْ کَوِسِسَ کَعَدْ کَاهِلِ غَابَتِ فَرِمَا دَسِرَا دَعَاكِرَتَهْ کَهْ کَرَنَے</p>	<p>هَذَا مَا كَنْزَرِقَدِ لَانْفَسْكِمْ فَنَدِ وَمَتَوا مَا كَنْتَهْ تَكْنَزَرَوْنَهْ</p> <p>تَرْجِمَهْ : اَدَرِ جَوْوَگِ سُونَا چَادِيْلِي جَعَجَعَ كَرَتَهْ بِسِسِي اَدَرِ اَسِسَ کَوْ اَشَدَهَ کَلِيْ رَاهِ جِسِسِي حَرِئَنَهْ بِسِسِي کَرَتَهْ (اَسِسِي) تَمِ انِ کَوْ اَيْكِ دَدِنَاكِ غَابَ کَيْ نَوْ شِجَرَهِيْ کَيْ دَهْ کَرِدَه رَسُونَا چَادِيْلِيْ دَوْزَنَهْ کَيْ اَكِيْكِ جَرِمِ کَبَا جَاتَهْ کَهْ، بِيْرِ اَسِسَ سَهْ اَنْ بَلِفِيْسِيْوُنِ (کَيْ چَشِيَا نَيَاں اَدَرِانِ کَهْ چَلَوْ اَدَرِانِ کَيْ بِسِسِيْ دَغِيْ جَابِسِيْ گَلِ اَدَرِانِ سَهْ کَبَا جَانِجِلَهْ کَرِيْدَهِيْ سُونَا چَادِيْلِيْ ہَنْ جِسِسِيْ کَوِتَمِ پَسْنَے لَهْ جِسِسِي</p>	<p>بِسِسِيْ اَنْكَرِاسِ کَا کَافِرِ اَوْ تَارِكِ اَسِسَ کَا فَاسِتَهْ اَبِ مِسِسِي لَبِورَنَوْنَهْ چَنَدِ آیَاتِ دَ حَدِيثِ رَكَّوَهْ کَيْ تَمِ اَكِيدَهْ کَعَنْلَقَ تَقْلِيْلَ کَرِتَاهُوْنِ - وَإِذْ يَمْوُ مَالَ السَّلَزَةَ وَأَنَوْ النَّرَكَةَ وَعَامَتْ قَدَدَهْ مَرَا لَانْفَسْكِمْ مَنْ خَيْرَ تَجَدَ وَلَا عَيْثَرَ اللَّهُ - (سَوْرَةُ الْبَقَرَهْ)</p> <p>تَحْمِيْسَهْ : اَدَرِ نَاهَزِ پَرِ طَهَارَهِ اَوْ زَكَاهَه دِيْکَرِهِ اَوْ رِيْقِيْنِ کَرِلَوْکِ جَوِيْسِلِيْ قَمِ اَبَتْ لَهْ رَمَرَتَهْ سَهْ بِيْتَهْ کَرِوْجَهْ سَهْ قَبَ کَوْمِ اَنْزَكَهْ نَجَاهَسِ بَلِجَهْ)</p> <p><b>مَسْلَكَ الْذَّادِينَ بِيْغَفُوت</b></p>
---	--	--	---

جاتا ہے۔

مر جما سے بمال عید شام سید

لے آیا ہے تو بشارت عید

تو کبیل نشاط عالم ہے

باعث انشاط عالم ہے

اسے شاہد کمال آبرد

کس کادا سے تباہ جو است تو

خود نہایت بھی ہے ادا بھی ہے

اس پر پھر کا کس جا بھی ہے

یہ ترا بامیکنا یہ منانی

بزم بالا میں خلقت آرائی

پے سزا داد تھوڑ کو ناز و غزوہ

کچھ بیٹک تو اپنے آپ کو دور

سام عالم ہے تیر استادی

سب کو دیکھا ترا تشا شافی

تھی زمان کو جستجو تیری

مخلوقوں میں متنی الفتنگو تیری

چشم پرور کیا ترا کت ہے

بچھو پار نظر بھی آفت ہے

یوں عیا ہے شفعت کے دامن میں

جیسے مرد ہو کوئی گھنٹھوں میں

یا کوئی بھی ہے خجرا نازک

زینت دست دل بر نازک

خون عاشش سے سرخ رہو کر

نماز کرتا ہوں اپنی بُرستا پر

یا کوئی نفرتی کشتہ

قلزم بھسے پہ ہو تیر رہی

محترپی کہ ہیدا در بمال عید کے مومنوں پر

اد دشا عاری میں کافی ذمیرہ موجود ہے جس

بیانات کا فخر صدر زیادہ ہے۔ جو

بیانات کا فخر صدر زیادہ ہے اس کے

کیفیت درست کو درست دشادمانی میں نہیں

بھوپالیں بھی کچھ کم نہیں لکھی گئی ہیں۔

## تعجبت

میں شہار دیکھا بیتی بخارت کو فروغ

د سمجھے۔

کے ساقط ساٹھ آگئی تو اس کے دل میں فطری

تباخت جاگ ایٹھا در رباب دل کے تاروں

نے خزان کے دل دوز پھکا در آرائیوں کے

باوجود بہار کے نئے پھر دیے، اسلامی معاشرت

اس حسین تقریب کے موقد پر کیا کیا دیگر اشاعتی

اور کیے کیسے گل کھلائی ہے، اسیہ اور وہی کی

زبان سے سنتے ہے کہ جانکر تو فرمی

حسن سے رہلا کے دل عشق کی بقیہ کے دن

مسکراتے ہے آتے آتے ہم ایزی دیکھ کے دن

دفنوں بھوم قم سے ہم آنکھ بھوگا۔

دل ابھی سے میرے سیدے میں اچھا پہنچنے

شادی مرنگ نہ ہو جا کے خاموش ہو گئے

احسان داشت اور نہ سرزاد احمدی بھی کچھ اس

قفس کے تاثرات کا اطمینان کرتے ہیں، احسان داشت

کی قلم کے چند انتشار ملاحظہ نہیں ہے

عید کے دن دید کے قابل ہے عالم کا نظم

ہر نظر شیرازہ ہستہ ہر جمیں ماہ ملتا

اعظاص اعز کہ بیداری دبای دوں ہے ساقی

زمانہ رقص میں ہے بکری ہے وہ کچھ

چون میں آج وہ گلے گل نہ اونٹنے ہے ساقی

پسینہ آگیا پہنچوں ہو روں کے نام پر تھر

حسینوں کی جو ہی آج یوں گل پوش ہے ساقی

اگر اک بونڈ پکا دوں تو دو دینے لگ دنیا

مرے ساغریں ایسا یادہ سر جوش ہے ساقی

ز میں کے ایکیں کوہیں طوکر کر لگ جاتے

تے رندوں کی صحتی میکھا تناہوں ہو شہ ساقی

انتہی میں اور جرجنے میں پلید کی

پچھے میں ملکے پڑھو دی جو عیسیٰ کی

فرط محی سے بخشنی رفتار رک گئی

ماں پاپ کی انگلہ امٹھی اور جنگل گئی

دلت شاست غز کی ہوا سے بکھر گئی

.....

علام اقبال قصیدہ خواہ بیکو در کے پیش

ہیں، بمال عید دیکھ کر آپ کو مسلمانوں کی زربوں

حایی یاد آتی ہے اور آپ غلطت گذشتہ کا

مرثی لکھنے کی مزورت محوس کرتے ہیں چانچوں

آپ کی مشہور نظم ہے "غزہ شوال" آپ

ارٹا دفتر مارہے ہیں ہے

غزہ شوال اے لاذنگاہ روزہ دار

آنکھتے تیرے لے مسلم سر اپا انتظار

تیری پیش ای پھر تیر پیام عید ہے

شام تیری کیا ہے؟ سچے عیش کی ایمیز

انچ رفتے ہے بمارے مگر کسی اپنی دیکھے

اونچ گردول سے ذرا دیکھی ہے جنگل دیکھے

قاف دیکھا دراںکی برق رفتار کی ابھی دیکھے

وہر و در باندہ کی فنزل سے بیزاری دیکھے

دیکھو میں شکست رشتہ بیجے شیخ

بنکے میں بر سی کی پختہ زندگی سمجھا دیکھے

عید پر شر کہنے کی فرماںکش کے جواب میں جو نظم

آپ نے تحریر فرمائی ہے اس کا رنگ جی کچھ ایسا

ہی ہے

یہ شالamar میں اک بڑگ نر دیکھتا تھا

جیا وہ میرے گل ۷ کا لاذنگاہ ہے

خوش ہو گئے عہد کہنے کے میجا نے

صرد ش پادھ پرستوں کی یادگار ہوں میں

پیام عیش و درستہ ہیں ساتا ہے

ہمال عید ساری سینی اڑاتا ہے

پوری نظم کا مطا بو کر جاوے کیہیں بھی آپ

کو بمال عید کی امد پر درستہ دانہ کی کوئی جنگل

کی حیثیت رکھتے ہیں کہ ملکہ جانی ہے

خوش ہو گئے عہد کہنے کے میجا نے

سکرست و شادمانی کا کوئی اہم موقد بھی اسے

سرور و شادمانی نہیں کر سکتا، شاعر نظمی اور سبل

خوش ہو گئے عہد کہنے کے میجا نے

اجاڑ ہو گئے عہد کہنے کے میجا نے

صرد ش پادھ پرستوں کی یادگار ہوں میں

پیام عیش و درستہ ہیں ساتا ہے

ہی ہے

پوری نظم کا مطا بو کر جاوے کیہیں بھی آپ

کو بمال عید کی امد پر درستہ دانہ کی کوئی جنگل

چڑا نظمیہ لکھنے میجا نے ہے اور عید اور

استقبال کرنے کے میجا نے آپ کو "فالم پناہ"

کی شان میں مصائب و آلام کو یاد دلکر ہیں اور زیادہ

نعلیں بنادیا۔

عید کی آمد پر دنیا خوشی میا رہی ہے، لیکن

امیر کیا عزیب، عید کی خوشی تو سمجھی کو ہے لیکن

جو کش صاحب کو اس موقع پر مغلسوں کی یاد آجائی

دو دن آپا بیٹھنے دم نجع

بڑا نکل نہیں کی آج بھی حزن دانہ کے اس

دی اندزا اور ہے اس میں ڈوب کر رہا ہے

میز قدم شروع کی تھی موجہ دیکھا کے

کوئی حسک اپنی سکھیات کا حامل بنائیا

عید اور عید کے باہمیں کے تقریباً

ایک عام موضع ہے "جس پر اور دو زبان کے تقریباً

تمام ہی شہزادے آنے کی پورے طور پر علاقوں

پر کوئی تحریر کوئی نہیں کیا ہے اور عید کے

اردو شاعری نے اس وقت غرض میں ایک

کیا جب ہندوستان میں سلطنت خلیل کا چڑاں

بنا تھا صرف مسلمان بلکہ پوری ہندوستان قوم اپنے

پنیر شیخی، بھی وجہ ہے کہ امیات کو ہماری شاعری

میں ایک جزو لیکھ کی جیتی حیثیت حاصل ہے جس

سے عید اور عید کی موضع بھی ایک

ہے اسی کے نہیں کہ اس کے میجا نے

کوئی حکومت کے نہیں کہ اس کے میجا نے

کی تو قی حکومت کے زوال کے بعد میں ایک

کے دہنام بوانج جو ہمارے ہمیں اپنے

جذبات، با خصوصیات کے خوبیں اپنے

سمیکر بھی پوری کر دی، بیتلول مولانا کا زرہ

کیوں نکل آزدہ نہیں بلکہ جائے دسودا ہی ہو

تھیں اس طرح سے بی جرم جو صحابی ہو

در اصل پورے ہندوستان پر بچ دانہ کی ایک

ایسی خفما سلطانی کی میجا نے

چڑا نظمیہ لکھنے میجا نے ہ



# مسلمان آن مائیں

ترجیح  
اسزاد عبد ابلاسط کراچی  
محسمند عثمان ندوتی

پیاس سے بچنے پر ہے ہیں۔ اور "ماڈ بندھی" میں ان کا دا خل منون فرار دے دیا گیا ہے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں کی

حکومت "ارکان" کے پورے علاقے مسلمانوں

کو "ماڈ بندھی" میں جمع کرتی ہے اور پھر ان کو

حکومت "ارکان" کے پورے علاقے مسلمانوں

کو "ماڈ بندھی" میں جمع کرتی ہے اور پھر ان کو

حکومت پاکستان کی سرحد پر جیرا ڈھکیل دیا

جاتا ہے، اور "ارکان" کو مسلمانوں کی علاقے

میں بندیل کیا جاتا ہے، اس وقت دوسری طبقہ

سے آئنواں مہاجرین مسلمانوں کی بنا پر شہری

ارکان (مسلم اکثریتی علاقے) میں تسلیم دھرنے کی

جگہ نہیں ہے۔

(۲۷) ۶۔ جولائی ۱۹۷۶ء کو پھر حکومت "ماڈ بندھی"

سے مسلمانوں کو جزا کے ذریعہ نہ رہتی کے پار انہوں

دہی ہے، ہر بھاڑان مسلمانوں سے جبرا ہوتا ہے

اور دو فوجی کاڑیاں اس کی حدود پر رہتی ہیں

جس سے ان سے سادے کاغذات پر زبردستی

دستخط بھی کرائے جاتے۔

(۲۸) ۶۔ مسلمانوں کو باڑش میں جب سچپانے

کی کوئی جگہ نہیں تو انہوں نے بعض مادریں کی خارجہ

میں بناہ لی اور وہاں رہنے والے مسلمانوں

ان کے کھانے کا نظام کیا گریان کو دہاڑتے

بھی نہیں کا حکم ہوا۔ اور انکار کی صورت میں

ان کے سادھے انسانیت سوز سلوک کیا گیا اور

ان میں سے کتنے بھائوگوں نے طبی امداد اور غذا

ذلک کی بنا پر دم توڑ دیا۔

(۲۹) ۶۔ جولائی ۱۹۷۶ء میں بچے دن میں

مسلم پولیس نے مطہر مدرس کی عمارت کو خالی

کرانا چاہا اور پردہ نشیں خور توں کی بے حرمتی

ذلک کا نیشنل سارٹیفیکٹ بھی ہے۔

(۳۰) ۶۔ جون ۱۹۷۶ء میں "اکیاب" فلم

کے دیگر شہروں نشانہ "کوکیتھ" بینا اور

"سام ہانگ" سے بھی حکومت نے مسلمانوں کا

خراج کیا اور اسکے تیرہ ہزار سے زیاد

باشدہ نکالے جا چکے ہیں۔ جس کے پاس اس

سرچپانے کا جگہ اور نہ پیٹ بھر کھانا اور

ذہی مزدورت کی کوئی اور بھر

(۳۱) شایی ارکان کے "ماڈ بندھی" اور

"مذکور دوڑی" کے شہروں میں ان کو درود فرمیکے

کیا جائے اور مسکار کر کے "ماڈ بندھی" کے مشرقا

میں ۱۵ میل دور پھوڑ دیا گیا جہاں وہ بھوکے

## لندن مائنگ کی جسارت اور کشاوری پر دارالعلوم دیوبند کی طرف سے احتجاج

بھی یہ ذکر کی فضیلت اور اس کی تاکیہ

اسی سنت مذکور کا سمجھنے ہے اور مصالحہ کی عموماً یہ عادت تھی کہ جس سنت کو جی

صلی اللہ علیہ وسلم سے اخذ کرنے تھے گوئیں کے اخذ کرنے میں ان فلسفی پڑھی

ہو، مگر اس سے رجوع نہ کرتے تھے۔ سمجھ بخاری میں ہے کہ زید بن وہب

کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میراگر قائم تھے میں ہوا تو مجھ کو الجذر و مخفی اللہ عنہ

شام میں نجاحاً صحیح سے اور حادیہ شام سے اس آیت کی تفسیر میں اختلاف پیدا

کر "لندن مائنگ" نے پھر مسلمانوں کی دلمازی کی، اور اپنے صفات پر

رجھت عالم صلی اللہ علیہ وسلم، اور حضرت جہر شاہ امین کی تھا ویر چاپ

کر گئی اور اسلام دشمن کاظم اپنے کی بنا پر شہری سے آئیں، اس طرح کی پیغاموں پر بار بار

مسلمانان عالم، حجا و اور اپنے ولی روح و علم کا اعلیٰ کر رکھی ہیں۔

کسی دین کی ساختہ تحریر اور اس کے اکابر و اسلاف کے ساتھ

گئی تھی کسی ستر بیان کے شایان کے میں چاہو تو مذکور ہے۔

برطانیہ میں مقام میں جا کر ہو، اسی سبب سے میا بھاں پڑھا ہوئا۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی یہ سمجھی عادت تھی کہ جہاں وہو گئے بھی دیکھ دیکھتے

تو زکوٰۃ کا دعویٰ مذکور رکھتے۔

صحابہ کی تو یہ کیفیت تھی کہ جن کے پاس کچھ بھی نہ ہوتا تھا تو وہ

صرف صدقہ دیتے کہ تے مزدہ کی کرتے تھے جو جو لاد تھے۔ (بخاری)

## اعلان

پمارے دفتر میں مجلہ "المسلمون" کے شمارے جی

میں ۱۹۵۵ء اور ۱۹۵۶ء کے اعداد ہیں، جو برائے خردخت موجود

ہیں یہ عالمی عوی کا دفعہ اور شہری رسانی ہے۔ جسیں میں مشہور

اپنے قلم اور اصحاب غر کے بلندیاں یہ مصائب شمارہ ہوتے تھے

شا نقیض فوز کی توجہ فرمائیں:

جیت فی شمارہ در پڑی پچاہی پسے — محصول داک علاوه

ملنے کا پتہ

وقت "الرائد" دارالعلوم ندوہ "العلماء لکھنؤ

ہمیں پوری تور ہے کہ حکومت برطانیہ پمارے جذبات کو

محکوم کرے گی، اور اخراج مذکور کو متنبہ کرے گی کہ آئندہ کوئی ایسی بات

نہ ہونے پاتے، ہاتھی کیش برطانیہ میں ہندو تاریخی دیا گیا ہے۔

(مولانا) محمد طیب (صاحب)

(مہتمم دارالعلوم دیوبند)

شوٹ۔ دارالعلوم ندوہ العلماء کا جذب سے بھی تائید کی جاتی ہے۔

فلم  
میں  
ہوں ہمال عید سے روشن رمانے کے چڑان  
اے وقاراہ و فاماں لفظ و کہیہ ہیں اخناہ  
ہے ہمال عید سے روشن جہاں زندگی  
ذرا وہ دس مسکر کر کہہ رہا ہے اے وفا  
جیسے خوشیاں کہہ ہیں ہوں دستاں زندگی  
ذرا وہ دس مسکر کر کہہ رہا ہے اے وفا  
ہومبارک ہر شیر کو عنفو ان زندگی

غنیمہ غنیمہ ہو شفعت اور کھیاں بانع بانع

مشل اسٹینڈ ہو سینے دل پا کے کچھ داع

ذرا وہ دس مسکر کر کہہ رہا ہے اے وفا

جیسے خوشیاں کہہ ہیں ہوں دستاں زندگی

ذرا وہ دس مسکر کر کہہ رہا ہے اے وفا

ہومبارک ہر شیر کو عنفو ان زندگی

# معز

لی ۱۱

## خوشی

ایک غمزدہ  
چڑی

زگاہ میں ॥

سازریں آٹ کریں

## قطوکاہ

عید آئی ہے سکرتا ہوں میں

دل کا سیکن عجیب علم ہے

یاد آتے ہیں گذرے افسانے

عید کے دن بھی کیش رغم ہے

کیا مری زندگی زندگی ہی نہیں  
عید آئی ہے لیکن خوشی ہی نہیں

چاند لکلا کوئی یاد آنے لگا  
ایک اک لمجھ جیسے ستانے لگا  
یعنی ہر زخم دل مسکانے لگا

کوئی سامان دل بستگی ہی نہیں  
عید آئی ہے لیکن خوشی ہی نہیں

آج کیسی یہ خوشی نہیں تاثیر ہے  
کوئی مسرور ہے کوئی دلگیر ہے  
میری آنکھوں میں ماضی کی تصویر ہے

شج روشن مگر روشنی ہی نہیں  
عید آئی ہے لیکن خوشی ہی نہیں

قیمتی میں یہ آنسو مدیکے لئے  
 عمر بھر صرف عنصراں آتے مجھے  
 اے خوشی جا کسی اور کوڈھونڈھ لے

کیا کہوں زندگی زندگی ہی نہیں  
عید آئی ہے لیکن خوشی ہی نہیں

ہر طرف کیف ہے ہر طرف نور ہے  
عشق نازدیہ ہے حسن مغزور ہے  
یعنی ہر دل مسٹر می تھوڑے

میکشی ہے گرے خودی ہی نہیں  
عید آئی ہے لیکن خوشی ہی نہیں

اے رمیس عید کے دن کی رغایاں  
فرش سے عرش تک جلوہ آرایاں  
پھر مرے دل پر کیوں غم کی پرچھائیاں

کیا مری زندگی زندگی ہی نہیں  
عید آئی ہے لیکن خوشی ہی نہیں

## بیادگار حضرت مولانا شاہ وحی الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

قوم الظفر و فارحہ ماتحت  
اصفیاء و اولیاء حتیٰ بنی کے واسطے  
موت بر حق ہے جہاں میں جب سبھی کے واسطے  
رنج سچے اس کا عبث ہے آدمی کے واسطے  
موت کا پیغام آتا ہے سبھی کے واسطے  
زندگی مرننا ہے — مرننا زندگی کے واسطے  
آن قتاب ارض ہوں چو شاعری کے واسطے  
رحمتیں کائنات میں سکیسی کے واسطے  
سال انٹی وقت تھے اس زندگی کے واسطے  
سب کیا عالم و ادب کی بہتری کے واسطے  
خوب انسان تھے وہ عالم مجلسی کے واسطے  
شفقت پدری ہو جیسے مبتدا کے واسطے  
عالم مکوت تھے وہ منہبی کے واسطے  
انتخاب مرد میداں شاعری کے واسطے  
خدمتیں زندہ ہیں ان کی رہبری کے واسطے  
بخشندے یاری بنی آل بنی کے واسطے  
ختم کرتا ہوں دعائے مغفرت پاپ کلام  
اور دے صیر و سکوں پسماندگاں خستہ کو

جلتے چلتے اختصاراً الکھ و فاتا ریخ بھی  
مادہ " غالب شدن " کہہ زندگی کی بواسطے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# دارالعلوم ندوة العلماء لکھنؤ

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی تدوی (ناظم ندوة العلماء)

دارالعلوم ندوة العلماء عالم اسلام کا مشہور دینی و علمی مرکز ہے جو سال سے علم دین کی خدمت انجام دے رہا ہے اور اندر اشہد اس کے فضلا برہنستان اور بیرون عالم بین علی و دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ یہ حقیقت نہایت قابل توجہ ہے کہ مسلمانوں کی ہر طرح کی فلاج و بہبود ان کے اس دین سے وابستہ ہے، جبکہ کسی حضور اکرم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے، مسلمان جس قدر اس حقیقت کی طرف تو بید کر سکتے اور جس قدر دینی کا بوی میں دچپی اور پہنچتی ہے مدد لیں گے، اسی قدر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی خواہت و کامیابی کا فیصلہ ہو گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان تنصرو اللہ ینصرکم و یثبت افتادا مکم۔ ترجمہ۔ (اسے یمان

داں اگر کم اشکی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرنے کا اور تمہارے ذم جادے گا) ہندوستان کے موجودہ حالات میں ایسے دینی اور علمی اداروں کا سخکام نہایت ضروری ہے جو اسلام کی حفاظت اور مسلمانوں میں علم دین کی اشاعت کرنے کو شرک کر رہے ہیں۔ الحمد للہ کارکنان دارالعلوم ندوة العلماء بھی اس جدوجہد میں مصروف ہیں، اشہد تعالیٰ اخلاص و قبولیت سے فوازے۔

اس وقت دارالعلوم میں ہندوستان کے دور دراز علاقوں کے علاوہ جنوبی آفریقہ، هنریتی، ملیٹیا، بنت، بیسیال وغیرہ کے بھی طلبہ زیر قلم ہیں۔ طلبہ کی مجموعی تعداد ۸۴۱ ہے، ان میں یونیورسٹی ۵۰ ہیں۔ اس سال غیر مستطیح طلباء کو تقریباً ۵۰ ہزار روپیے کے وظائف (اسکالریپ) دیے گئے، حضرات مدرسین اور اسٹاف کی مجموعی تعداد ۹۰ ہے۔ اس وقت ندوة العلماء کے مالا مالا اخراجات تقریباً ساڑھے تین لاکھ ہیں۔

لکھ میں شدید گرانی اور اس سے پیدا شدہ مشکلات کا اپاہر شخص کو خوب انداز ہو چکا ہے، اس مدت حال کا سخت ارز دارالعلوم پر بھی ہے، اور اس کو اپنے ضروری اخراجات پورا کرنے میں شدید مشکلات کا سامنا کرتا پڑ رہا ہے۔ اجتماعی بڑت کام بخیز رعنی تو اس کے انجام نہیں پاتے، مارس مسلمان بجا ہیوں کو اسی ایم کام میں فیاضی و خوصلہ اور تو بھی ہر دوست ہے، حضور ہارفغان المسارک میں صحیح روانیات کے مطابق اسی باہ مبارک میں ہر عمل کا خوب نظر رکھنا ملتا ہے، علم دین اور طالبان علم دین پر مسلمانوں کی جو پاک کماں جز پہنچ ہو گی، انشاء اللہ وہ آخرت میں اجر غظیم اور دنیا میں بیزوں بیزوں۔ میں تمام مسلمانوں حضور ہارفغان استطاعت سے گذارش کرتا ہوں کوہ حسب حیثیت فرا خدی سے دارالعلوم کی مد در فرما کر عنده اللہ ما چور مہر۔

رمضان المبارک اور اس کے علاوہ مختلف اوقات میں بعض حضرات اساتذہ و سعفرا در دارالعلوم کے سلسلہ میں مختلف علاقوں میں اشہدیتے قائم ہیں، مقامی طور پر اگر در دمنہ والیں پیغمبر حضرات دچپی سے قاودن فرمائیں تو انشاء اللہ دارالعلوم کی اعانت کا بڑا کام ہو سکتا ہے، اشہد تعالیٰ ہم سب کو اپنے دین کی حمایت و نصرت کی دوست سے سرفراز مزیکے۔ آئین

جو حضرات براہ راست اپنی رقوم صحیحیں وہ مندرجہ ذیل پتے پر روانہ فرمائیں، رقوم جس مدد کی ہوں اس کی مراحت ضروری ہے۔ جب وکلا فٹ پر بھی مندرجہ ذیل ہمایت ہو گا۔

پستھ

ناظم صاحب ندوة العلماء لکھنؤ

۹ شوال

مُطَّالِع

۱۰ جنوری

چالہ ستمبر